طالب دعا۔
علی حیدر + محمد بلال

① بخاری (کتاب الحج) محمد آصف + عبدالوہاب

حج کا لغوی و شرعی معنی:۔
لغوی معنی "قصد کرنا"
شرعی معنی = تعظیم کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا
ارکان:۔
وقوف عرفہ اور طواف زیارت
حج کب فرض ہوا:۔
علامہ قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ حج ۵ھ کو فرض ہوا
ایک قول ہے کہ 9 ہجری میں فرض ہوا۔ یہی صحیح قول ہے۔
ایک قول 6 ھ کا بھی ہے۔
حج کے وجوب کی شرائط:۔
① عقل ② بلوغ ③ استطاعت اس میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ حج فوراً واجب ہوتا ہے یا اس میں تاخیر کی گنجائش ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک سال اور دو سال کی تاخیر کی گنجائش ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے حج کے فرض ہونے کے بعد ایک سال کی تاخیر فرمائی تھی۔
باب وجوب الحج وفضلہ
حج بدل کرنے میں فقہاء کا اختلاف:۔
امام ابوحنیفہ ان کے اصحاب ثوری امام شافعی اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ جب کوئی شخص معذور ہو اور وہ حج نہ کر سکے تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے۔
امام مالک اور لیث نے یہ کہا ہے کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے حج نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص فوت ہو چکا اور اس نے حجۃ الاسلام نہ کیا ہو۔

علی حیدر + محمد بلال + محمد آصف + عبدالوھاب

حج بدل میں حج کس کا ہوگا:

امام محمد کے نزدیک حج اس کا ہوگا جو حج کرے گا اور حج کرانے والے کو مال خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔

اس میں اختلاف ہے کہ جب مریض کسی شخص کو حج کرنے کا حکم دے پھر بعد میں وہ تندرست ہو جائے تو فقہاء احناف، امام شافعی اور امام ابو ثور نے یہ کہا ہے کہ اب اس کے لیے وہ حج کافی نہ ہوگا اور اسی پر لازم ہے کہ وہ خود حج کرے۔

امام احمد اور اسحاق نے یہ کہا ہے کہ اس کی طرف سے جو حج کیا گیا ہے وہ اس کے لیے کافی ہوگا۔

اسی طرح سے جو شخص اس مرض میں مر گیا اور اس کی طرف سے حج کیا جا چکا ہے تو فقہاء احناف اور ابو ثور نے کہا ہے کہ وہ اس کے لیے حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کے لیے یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ کافی نہیں ہے۔

حج بدل کرنے کے ثبوت میں دیگر احادیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا یا ان کا کوئی قرض ادا کیا وہ قیامت کے دن ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

باب ۹ (فضل حج مبرور)

مبرور کا معنی:

اس کا معنی ہے حج مقبول دوسروں نے کہا اس کا معنی ہے جس حج میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ المبرور اس کا ماخذ بر ہے اس کا معنی نیکی۔

حج کے جہاد سے افضل ہونے کی توجیہ:-

اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا ہمارے نزدیک جہاد سب سے افضل عمل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں جہاد کرنے والوں کی قلت تھی اور ہر شخص پر جہاد کرنا فرض عین تھا لیکن جب اسلام ہر جگہ پھیل گیا تو پھر جہاد فرض کفایہ ہوگیا۔ پس اس وقت حج جہاد سے افضل ہوگیا۔

رفث اور فسق کے معنی :-

حدیث میں رفث اور فسق کے الفاظ ہیں۔

رفث کے معنی ہیں۔ جماع کرنا اور جماع سے متعلق باتیں کرنا فسق کا معنی :- اللہ کے حکم کو ترک کرنا اور راہ حق سے منحرف ہونا اور اللہ کی اطاعت سے نکل جانا۔

مواقیت کتنے اور کون کون سے ہیں۔

1. ذوالحلیفہ :- یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔
2. قرن : پورا نام قرن المنازل ہے۔ یہ یمن اور طائف والوں کا میقات ہے۔
3. الجحفہ :- یہ اہل شام کا میقات ہے۔
4. یلملم :- یہ ہندوستان والوں کا میقات ہے۔
5. ذات عرق : یہ اھل عراق کا ہے۔

باب 13 (ذات عرق لاھل العراق)

ذات عرق کو نبی اکرم نے ہی میقات بنایا تھا ؟

امام شافعی کے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہے۔ وہ ذات عرق کے ثبوت والی حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی اکرم اھل مشرق

کے لیے یہ میقات مقرر کر سکتے تھے حالانکہ اس وقت اہل مشرق نہیں تھے۔

امام اعظم و دیگر ائمہ کے نزدیک اہل عراق کے لیے ذات عرق کا میقات ہونا ثابت ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور شام اور مصر والوں کے لیے الجحفہ کو اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر کیا۔

باب: باب قول النبی

آپ کے پاس آنے والے کا مصداق:۔

اس حدیث میں مذکور ہے آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا امام بیہقی نے یہ تصریح کی ہے کہ یہ آنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے علاوہ کوئی اور فرشتہ ہو

آپ نے وادی عقیق میں کونسی نماز پڑھی؟

اس نماز سے وہ نماز مراد ہے جو احرام باندھتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کی نماز مراد ہو۔

عمرہ کا حج میں ہونے کا معنی:۔

اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ عمرہ حج میں ہے یعنی آپ کا یہ حج حج قرآن ہے۔ یا اس کا معنی ہے یہ عمرہ حج کے ساتھ ہے یا یہ عمرہ حج میں مندرج ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے یہ اس لیے فرمایا تاکہ آپ کے اصحاب کو معلوم ہو جائے کہ قران مشروع ہے۔

حضور علیہ السلام کا حج، حج قران تھا

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سب سے افضل حج
حج قران ہے اور نبی اکرم کا حج حجۃ الوداع میں قران تھا
تمتع یا افراد نہیں تھا اور یہ ہی فقہاء احناف کا مذہب ہے۔
دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم کو اللہ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ آپ
کہیے کہ یہ عمرہ حج میں ہے۔ لہذہ آپ کو یہ حکم دیا گیا
کہ آپ عمرہ اور حج کو جمع کریں اور یہ عین قران ہے۔

باب 17 (باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب)

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے میں اختلاف ائمہ:-

احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال کرنے اور احرام کے بعد
خوشبو لگی رہنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔
بعض فقہاء نے اس سے منع کیا ہے اور اسی کو مکروہ کہا ہے۔
یہ فقہاء امام مالک اور امام محمد بن الحسن ہیں اور صحابہ میں
حضرت عمر، عثمان ہیں ان کا استدلال متن میں مذکور
حدیث ہے۔
دوسرے فقہاء ان کی مخالفت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو
جائز کہا ہے یہ فقہاء امام اعظم اور امام شافعی ہیں ان کا
استدلال یہ حدیث ہے کہ۔
حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے
حجۃ الوداع میں رسول اکرم پر ذریرہ (خوشبو) لگائی
احرام کھولتے وقت اور باندھتے وقت۔

باب ۱۹ (من اهل مُلبِّدًا)

تلبیہ کے کلمات

حدیث میں اھل کا لفظ ہے اس کا معنی ہے بلند آواز سے تلبیہ کہنا

لبیک اللھم لبیک ـــــ الخ

تلبید کا معنی:

حدیث میں ملبدا کا لفظ ہے اس کا معنی ہے بال جمانے ہوتے یا بال چپکانے ہوئے۔

محرم کے لیے بالوں کو چپکانے میں مذاہب ائمہ:

حضرت عمر و ابن عمر بال چپکانے والوں کو بال منڈوانے کا حکم دیتے تھے۔ یہی اما مالک امام شافعی اور امام احمد و جمہور کا قول ہے۔

امام اعظم نے یہ کہا ہے کہ جس نے بال چپکائے یا مینڈھیاں بنائیں تو اگر اس نے بال کاٹ لیے اور ان کو منڈوایا نہیں تو یہ بھی اس کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے تھے جس نے اپنے بالوں کو چپکایا یا گچھا بنایا تو اگر اس نے بال مونڈنے کی نیت کی تو بال مونڈے ورنہ چاہے تو بال مونڈے چاہے تو بال کاٹ لے۔

باب ۲۰ (باب الاهلال عند مسجد ذی الحلیفة)

نبی اکرم کے احرام باندھنے کی جگہ میں فقہاء کا اختلاف:

نبی اکرم نے جس جگہ سے احرام باندھا اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض فقہاء نے کہا آپ نے مسجد ذوالحلیفہ

کے پاس سے احرام باندھا۔

دوسرے فقہاء نے کہا مسجد سے نکلنے کے بعد جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی اس وقت آپ نے احرام باندھا حضرت ابن عمر حضرت انس حضرت ابن عباس سے اسی طرح مروی ہے

دوسرے فقہاء نے کہا آپ نے اس وقت احرام باندھا جب آپ مقام بیداء آئے۔

نبی اکرم کے حج کا احرام باندھنے میں مذاہب الفقہاء:-

① امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد، امام مالک، امام شافعی امام احمد اور ان کے اصحاب کا یہ قول ہے کہ نبی اکرم نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھ کر اسی جگہ حج کا احرام باندھا تھا

② امام اوزاعی، عطاء، قتادہ نے کہا کہ البیداء میں احرام باندھنا مستحب ہے۔

③ البکری نے کہا - یہ البیداء ذوالحلیفہ کے دو پہاڑوں کے اوپر ہے۔

باب 23 (ما یلبس المحرم من الثیاب)

رنگ دار کپڑے کا احرام پہننے کی تحقیق:-

محرم کے لیے زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔

① امام مالک نے کہا یہ زرد رنگ خوشبو نہیں ہے اور انہوں نے اسکو محرم کے لیے مکروہ کہا ہے۔ کیونکہ زرد رنگ جلد اور بدن پر جھڑتا ہے۔ اگر اس نے زرد رنگ کا احرام باندھا تو اس نے برا کیا لیکن اس پر فدیہ نہیں ہے یہی امام شافعی کا قول ہے۔

② امام ابو ثور نے کہا ہے زرد رنگ کے احرام کو مکروہ کہتے ہیں۔

کیونکہ نبی کریم ؐ نے اس سے منع کیا ہے نہ اس کی وجہ سے کہ وہ خوشبو ہے۔

③ امام ابو حنیفہ اور ثوری نے کہا ہے کہ زرد رنگ خوشبو ہے اور اس میں فدیہ ہے علامہ ابن المنذر نے کہا ہے کہ انہوں نے رنگے ہوئے احرام سے سادہ بنا منع کیا ہے۔

باب 26 (باب التلبیہ)

تلبیہ پڑھنے کا شرعی حکم :-

① سفیان ثوری اور امام اعظم نے یہ کہا ہے کہ تلبیہ پڑھنا حج کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ مگر امام اعظم کے نزدیک باقی اذکار بھی تلبیہ کے قائم مقام ہو سکتے ہیں۔ جیسے اللہ اکبر سبحان اللہ

② امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک احرام باندھنا تلبیہ کے قائم مقام ہے امام مالک کے نزدیک تلبیہ کے ترک کرنے میں دم لازم ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک اس پر دم نہیں ہے۔

تلبیہ میں اضافہ کرنے کے متعلق اختلاف فقہاء :-

① امام شافعی کے نزدیک افضل یہ ہے کہ رسول اکرم ؐ کے پڑھے ہوئے تلبیہ پر اقتصار کیا جائے مگر اس پر یہ اضافہ کر سکتا ہے۔ لبیک الٰہ حق " کیونکہ اسکو حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم ؐ سے روایت کیا ہے۔

② امام مالک نے کہا ہے کہ اگر رسول اکرم ؐ کے پڑھے ہوئے تلبیہ پر اقتصار کیا جائے تو مستحسن ہے اور اگر اس پر اضافہ کیا تب بھی مستحسن ہے

امام اعظم امام احمد کا یہی قول ہے، انہوں نے کہا ہے کہ وہ جن الفاظ کا اضافہ کرنا چاہے کر سکتا ہے ان کا استدلال یہ ہے۔ حضرت ابن عمر اس میں یہ اضافہ کرتے تھے۔ لبیک وسعدیک والرغباء الیک والعمل۔

باب 33 (من اهل فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عمرؓ کے تمتع سے منع کرنے کی توجیہ:

حضرت عمرؓ نے جو تمتع کرنے سے منع کیا ہے۔ اس میں بھی حج کو فسخ کر کے عمرہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمرؓ حج کے مہینے میں عمرہ کرنے سے پھر اسی سال حج کرنے سے منع کیا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حج کے مہینے میں عمرہ کرنے سے اس لیے منع کیا تاکہ حج افراد کی ترغیب دیں۔

جو فقط عمرہ کرنے سے افضل ہے ان کی یہ مراد نہ تھی کہ اس ماہ میں عمرہ کو باطل اور عبث قرار دیں۔

باب 36 (باب التمتع والاقران والافراد بالحج)

تمتع کی تعریف:

جمہور کے نزدیک تمتع کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص عمرہ اور حج کو ایک سفر میں حج کے مہینہ میں ایک سال میں جمع کرے اور عمرہ کو مقدم کرے۔

تمتع کی شرائط:

① عمرہ اور حج کو ایک سفر میں کرنا

② حج کے مہینہ میں ایک سال میں جمع کرنا

③ عمرہ کو مقدم کرنا

④ وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔

قربانی میسر نہ آنے کی صورت میں دس روزوں کے رکھنے کے مقام میں مذاہب ائمہ:

جس شخص کو قربانی میسر نہ ہو وہ ایام حج میں

تین دن کے روزے رکھے گا۔ امام اعظم کے نزدیک افضل یہ ہے کہ وہ سات، آٹھ اور نو ذوالحج کے روزے رکھے۔ اس امید پر کہ ان دنوں میں ہو سکتا ہے اس کو قربانی میسر ہو جائے تو وہ اصل کے مطابق قربانی کرے اور سات روزوں میں مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے گھر پہنچنے کے بعد یہ روزے رکھے۔ اگرچہ ایام تشریق کے بعد مکہ میں اور راستے میں بھی ان روزوں کا رکھنا جائز ہے۔

امام مالک کا بھی یہی قول ہے اور ان کے نزدیک ایام تشریق میں بھی ان روزوں کو رکھنا جائز ہے۔ امام احمد کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام شافعی کے اس مسئلہ میں چار قول ہیں۔

(1) زیادہ صحیح یہ ہے کہ اپنے گھر پہنچ کر یہ روزے رکھے۔
(2) جب وہ مکہ سے لوٹ رہا ہو تو یہ روزے رکھے۔
(3) جب منیٰ سے مکہ جا رہا ہو تب یہ روزے رکھے۔
(4) افعال حج سے فارغ ہونے کے بعد یہ روزے رکھے۔

ایام حج میں جو روزے تین رکھنے ہیں، اگر وہ نہیں رکھ سکا تو پھر امام اعظم کے نزدیک اس پر قربانی کرنا لازم ہے۔

امام شافعی کے اس میں چھ اقوال ہیں۔

(1) اب وہ روزے نہیں رکھے گا اور قربانی کرے گا۔
(2) اس پر دس روزے رکھنا لازم ہیں وہ ایک دن کا فصل کر کے روزہ رکھے۔
(3) مطلقاً دس دنوں کے روزے رکھے۔
(4) روانگی کی مدت کے اعتبار سے فصل کرے۔
(5) صرف چار دنوں کا فصل کرے
(6) چار دن کا فصل کرے اور روانگی کی مدت کے اعتبار سے فصل کرے۔

باب ۴۵ من این یدخل مکۃ

الثنیۃ العلیاء اور الثنیۃ السفلی کا معنی:-

مکہ مکرمہ سے مدینہ کی طرف جو گھاٹی ہے اس کو الثنیۃ العلی کہتے ہیں اور مدینہ سے مکہ کی طرف جو گھاٹی ہے اسکو الثنیۃ السفلی کہتے ہیں۔

مکہ میں دخول وخروج کے وقت راستہ بدلنے کی حکمتیں:-

① ایک قول یہ ہے کہ جو بلندی کی جانب سے داخل ہوگا اس کا منہ بیت اللہ کی جانب ہوگا۔

② جب نبی اکرم ہجرت کے وقت مکہ سے نکلے تو پوشیدگی کے ساتھ نکلے تھے اب چونکہ اسلام کا غلبہ ہوچکا اس لیے آپ بلندی کی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

③ آپ ایک جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور دوسری جانب سے مکہ میں سے نکلے تاکہ ہر جانب کو آپکی برکتیں حاصل ہوں۔

باب ۴۶ (فضل مکۃ و بنیانھا)

مثابۃ کا معنی:-

آیت میں مثابۃ کا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے لوٹنے کی جگہ کیونکہ جو شخص بھی بیت اللہ سے واپس آتا ہے وہ سیر نہیں ہوتا اور وہ پھر دوبارہ وہاں جاتا ہے یا جانا چاہتا ہے۔

اس کا معنی ہو سکتا:- اجروثواب کی جگہ کیونکہ عبادت پر جس قدر اجروثواب ملتا ہے وہاں اور کہیں نہیں ملتا۔

امنا کا معنی:-

اس کا معنی ہے امن کی جگہ اگرچہ یہ بیت اللہ کی صفت ہے لیکن اس سے مراد پورا حرم ہے۔

مقام ابراہیم کی تعیین:-

اس میں کئی اقوال ہیں.

(1) عکرمہ اور عطاء نے کہا پورا حج مقام ابراہیم ہے.

(2) شعبی نے کہا عرفہ مزدلفہ اور جمار مقام ابراہیم ہیں.

(3) نخعی نے کہا پورا حرم مقام ابراہیم ہے.

(4) سب سے صحیح قول یہ ہے کہ وہ پتھر جس کو اب لوگ مقام ابراہیم کے نام سے پہچانتے ہیں وہ مقام ابراہیم ہے. اور یہ حضرت جابر و ابن عباس کا قول ہے.

کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی:-

(1) پہلی بار کعبہ کو فرشتوں نے بنایا (2) دوسری مرتبہ حضرت آدم نے بنایا

(3) تیسری مرتبہ حضرت شیث بن آدم نے بنایا (4) حضرت ابراہیم نے بنایا

(5) قوم عمالقہ نے بنایا (6) ھارجرھم نے بنایا (7) قصی بن کلاب نے بنایا

(8) قریش نے بنایا (9) عبداللہ بن زبیر نے رسول اللہ کے حسب منشاء بنایا

(10) عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج بن یوسف نے منہدم کرکے دوبارہ بنایا.

کعبہ کی دیواروں کے چار کونے:-

حطیم کے ساتھ متصل دو کونے (1) رکن شامی (2) رکن عراقی

حجر اسود کے ساتھ متصل دو کونے (3) (4) رکن یمانی (دونوں کو یمانی کہتے ہیں)

باب 4 (باب ثور بیت دور مکہ)

مکہ کی زمین اور اس کے مکانوں کو فروخت کرنے اور کرائے پر دینے کی ممانعت میں مذاہب فقہاء:-

مسجد حرام صفا مروہ کی پہاڑیاں منی مزدلفہ عرفات اور موضع جمرات مکہ مکرمہ کی زمین کے یہ تمام فقہاء کے نزدیک وقف عام ہیں. سب وہاں مناسک حج و عبادت

کر سکتے ہیں، یہ جگہ کسی کی ملکیت نہیں ہے ان حصوں کو فروخت

کرنا یا کرائے پر دینا جائز نہیں۔

ان حصوں کے علاوہ باقی سرزمین مکہ میں اختلاف ہے

(1) امام شافعی اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ مکہ کی زمینیں اور

اس کے مکانات کو فروخت کرنا اور کرائے پر دینا جائز ہے۔

(2) امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ مکہ کی تمام زمین وقف ہے اس کو

بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز نہیں

(3) امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ مکہ کی وقف زمین کے علاوہ

باقی زمینوں اور مکانوں کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے۔

البتہ حج کے دنوں میں مکہ کے مکانوں کو کرایہ پر دینا مکروہ ہے۔

باب :- اغلاق البیت ویصلی فی ای نواحی البیت شاء۔

کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے متعلق فقہاء کا اختلاف :-

(1) امام شافعی نے کہا جس نے کعبہ کے اندر جس بھی دیوار کی طرف

منہ کر کے نماز پڑھی، تو اسکی نماز جائز ہے۔

اگر کعبہ کا دروازہ بند ہو اور اس نے دروازے کی طرف منہ کر کے

نماز پڑھی تو جائز ہے۔

اگر دروازہ کھولا ہوا ہو تو نماز باطل ہے۔

امام شافعی کا استدلال اس سے ہے کہ، جب حضور نے کعبہ میں

نماز پڑھی تو کعبہ کا دروازہ بند تھا۔

(2) امام مالک نے کہا بیت اللہ اور حطیم میں نماز نہ پڑھی جائے۔

خواہ فرض ہو یا طواف کی دو رکعتیں یا وتر ہو یا نماز فجر کی

دو سنتیں،

نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب 63 من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ

طواف سے پہلے وضو کے شرط ہونے میں اختلاف ائمہ:-

طواف سے پہلے وضو کرنا چاہیے اس میں فقہاء کا اختلاف ہے. کہ یہ وضو کرنا واجب ہے یا شرط ہے

(1) امام اعظم نے کہا ہے کہ طواف سے پہلے وضو کرنا شرط نہیں اگر کسی شخص نے بغیر وضو کے طواف کر لیا تو اس کا طواف صحیح ہے اگر یہ طواف قدوم تھا تو وہ کوئی چیز صدقہ کرے گا اگر یہ طواف زیارت ہو تو وہ ایک بکری صدقہ کرے گا

(2) امام مالک، امام شافعی، امام احمد نے کہا کہ طواف سے پہلے وضو کرنا شرط ہے

باب 68 :- (اذا وقف فی الطواف)

طواف منقطع کرنے کے بعد اسی طواف پر بناء کی جائے یا دوبارہ طواف شروع کرے؟ اختلاف ائمہ:

جمہور کے نزدیک جب طواف کرنے والے کو اثناء طواف میں کوئی چیز عارض ہو جائے. اور وہ ٹھہر جائے تو پھر وہیں سے طواف شروع کرے اور دوبارہ از سر نو طواف شروع نہ کرے.

حسن بصری نے کہا جب کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور اسی اثناء میں نماز کی اقامت شروع ہو جائے تو وہ طواف کو منقطع کر دے اور از سر نو طواف شروع کرے اور اسی طواف پر بناء نہ کرے.

جمہور کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے طواف کے دوران نماز کی اقامت شروع ہو جائے تو وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی طواف پر بنا کرے. امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے.

طالب دعا :- علی حیدر + محمد بلال + محمد آصف + عبدالوهاب

اگر دوران طواف جنازہ آجائے تو امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک طواف کو مکمل کرنا افضل ہے

امام اعظم نے فرمایا وہ جنازہ پڑھنے کے لیے طواف سے باہر آجائے

باب 73 (الطواف بعد الصبح والعصر)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد طواف کی دو رکعتوں کے پڑھنے میں مذاہب فقہاء:

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا ممنوع ہے. فقہاء احناف کے نزدیک یہ ممانعت عام ہے اور طواف کی دو رکعتوں کو بھی شامل ہے

امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان کی رخصت ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے. کہ جن احادیث میں فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے ان میں یہ دو رکعتیں مستثنیٰ ہیں.

باب 79 (وجوب الصفا والمروہ)

صفا اور مروہ کی سعی کے شرعی حکم میں مذاہب فقہاء :-

① فقہاء احناف کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنا واجب ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اکرم نے ان کے درمیان طواف کرنے کو سنت قرار دیا لہٰذہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے درمیان طواف کرنے کو ترک کردے اور یہ قول وجوب پر دلالت کرتا ہے.

② امام مالک, امام شافعی اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ ان میں طواف کرنا فرض ہے. ان میں طواف کیے بغیر حج صحیح نہیں ہوگا. اگر کسی نے طواف کو ترک کردیا اور وطن واپس چلا گیا تو واپس آ کر طواف کرے.

باب 86 :- (باب الصلاۃ بمنی)

منی میں پوری نماز یا قصر پڑھنے کے متعلق مذاہب ائمہ:-

امام مالک، امام اوزاعی کا مذہب یہ ہے کہ اہل مکہ اور جو دوسرے ملکوں سے آکر مکہ میں مقیم ہو وہ منی اور میدان عرفات میں قصر کریں گے اور اسی جگہ قصر کرنا سنت ہے۔ اور جو منی اور عرفات کے رہنے والے ہوں وہ پوری نماز پڑھیں گے۔

امام اعظم امام شافعی امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ منی میں نماز پوری پڑھیں گے اور انہوں نے کہا جس کا اتنا سفر نہ ہو جس میں نماز قصر کی جاتی ہے وہ مقیم کے حکم میں ہے۔

باب 87 (التهجير بالرواح يوم عرفة)

ائمہ اربعہ کے نزدیک حج کے خطبات کی تفصیل:-

(1) احناف کے نزدیک حج میں تین خطبے ہیں۔

(1) پہلا خطبہ امیر حج سات ذوالحجہ کو دیتا ہے۔

(2) دوسرا خطبہ یوم عرفہ کو دیا جاتا ہے۔

(3) تیسرا خطبہ یوم نحر کے بعد دیا جائے گا۔

(2) امام شافعی کے نزدیک چار خطبے مسنون ہیں۔

(1) 7 ذوالحجہ کو (2) 9 ذوالحجہ کو (3) 11 ذوالحجہ کو (4) واپس روانگی کے دن

(3) امام مالک کے نزدیک تین خطبے ہیں۔ (1) 7 ذوالحجہ کو مکہ میں ظہر کی نماز کے بعد صرف ایک خطبہ ہے۔ (2) 9 ذوالحجہ کو زوال کے بعد دو خطبے ہوں گے (3) تیسرا خطبہ 11 ذوالحجہ کو ہوگا۔

(4) امام احمد کے نزدیک تین خطبے ہوں گے ان کے نزدیک 7 ذوالحج کو مکہ میں خطبہ نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک 9 ذوالحجہ کو زوال کے بعد میدان عرفات میں خطبہ ہے پھر یوم نحر 10 ذوالحج کو منیٰ میں خطبہ ہے پھر ایام منیٰ کے دوسرے دن ظہر کے بعد خطبہ ہے۔

باب 92 (الوقوف بعرفة)

یوم عرفہ کو میدان عرفات میں وقوف کے وقت میں مذاہب ائمہ:

فقہاء کا اختلاف ہے کہ جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو گیا اور اس نے رات کو وقوف نہیں کیا تو اس کا کیا حکم ہے۔

(1) امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ یوم نحر کی رات کو میدان عرفات میں وقوف کرنا ضروری ہے۔ اور یوم عرفہ کے دن میں وقوف کرنا اس کے تابع ہے۔

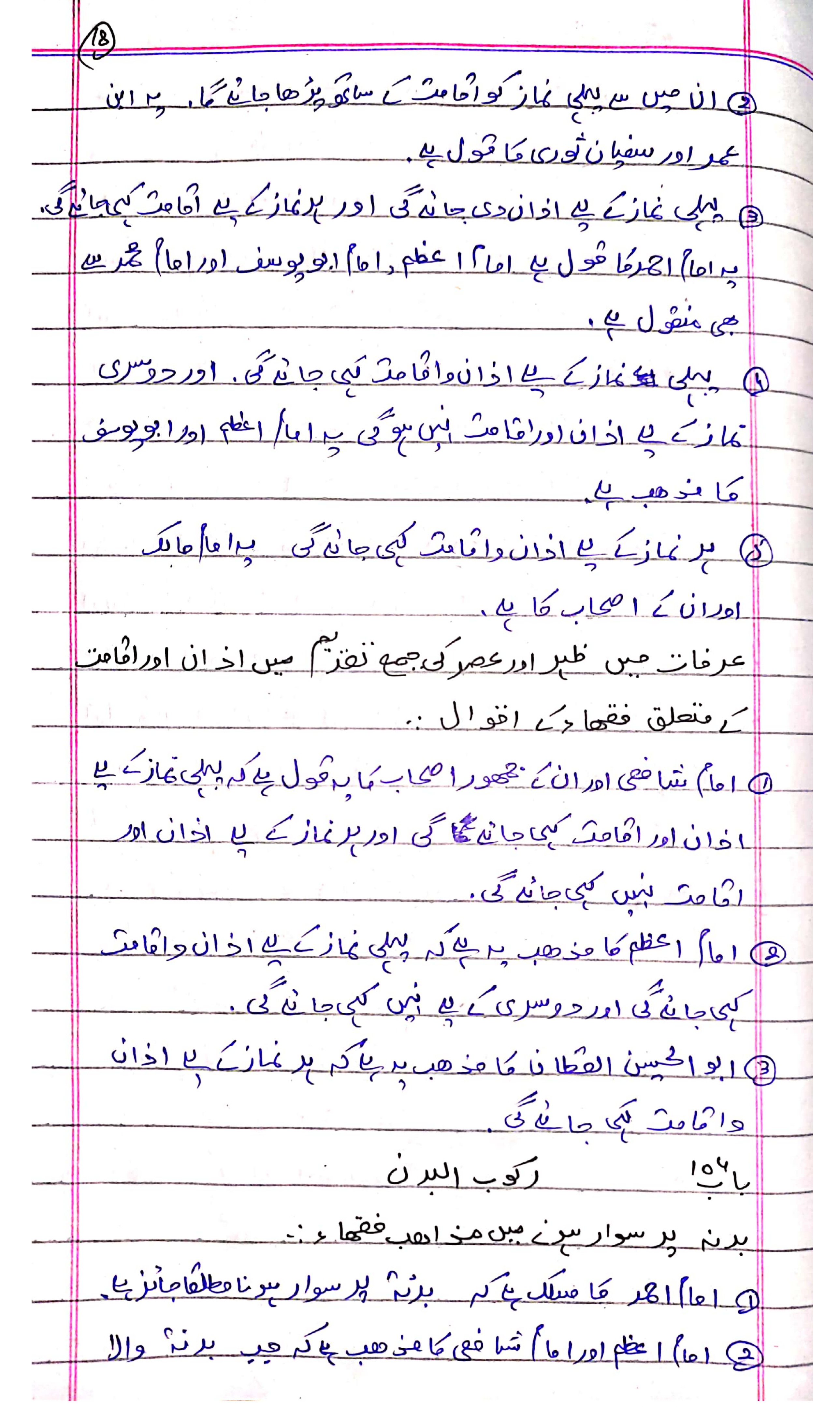
(2) امام اعظم، امام شافعی نے کہا ہے کہ وقوف عرفات کے لیے یوم عرفہ میں زوال سے پہلے دن میں وقوف کرنا ضروری ہے۔ اور پوری رات اسی دن کے تابع ہے۔

(3) امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ وقوف کا وقت یوم عرفہ کی طلوع فجر سے یوم نحر کی رات کو طلوع فجر تک ہے۔ انہوں نے دن کے اجزاء میں اور رات کے اجزاء میں مساوات رکھی ہے۔

باب 97 (من جمع بینهما)

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی اذان و اقامت کے متعلق اقوال فقہاء

(1) ان میں سے ہر نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اور کسی نماز کے لیے بھی اذان نہیں دی جائے گی یہ امام شافعی کا قول ہے۔ اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔



(2) ان میں سے پہلی نماز کو اقامت کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ یہ ابن عمر اور سفیان ثوری کا قول ہے۔

(3) پہلی نماز کے لیے اذان دی جائے گی اور ہر نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی۔ یہ امام احمد کا قول ہے۔ امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد سے بھی منقول ہے۔

(4) پہلی نماز کے لیے اذان و اقامت کہی جائے گی۔ اور دوسری نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہوگی یہ امام اعظم اور ابو یوسف کا مذہب ہے۔

(5) ہر نماز کے لیے اذان و اقامت کہی جائے گی یہ امام مالک اور ان کے اصحاب کا ہے۔

عرفات میں ظہر اور عصر کی جمع تقدیم میں اذان اور اقامت کے متعلق فقہاء کے اقوال:۔

(1) امام شافعی اور ان کے جمہور اصحاب کا یہ قول ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی اور ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔

(2) امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان و اقامت کہی جائے گی اور دوسری کے لیے نہیں کہی جائے گی۔

(3) ابو الحسن القطان کا مذہب یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے اذان و اقامت کہی جائے گی۔

باب 156 رکوب البدن

بدنہ پر سوار ہونے میں مذاہب فقہاء:۔

(1) امام احمد کا مسلک ہے کہ بدنہ پر سوار ہونا مطلقاً جائز ہے۔

(2) امام اعظم اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ جب بدنہ والا

19

طالب دعا :- علی حیدر + محمد بلال + محمد آصف + [illegible] عبدالوہاب

بہت تھک گیا ہو اور اس کو اس پر سوار ہونے کی ضرورت ہو تب وہ اس پر سوار ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

باب 107 من اشعر وقلّد

اشعار کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اشعار میں مذاہب :-

اشعار کا معنی :- کسی چیز کی خبر دینا یا کسی چیز کی نشانی بنانا

اصطلاحی معنی :- اونٹ کے کوہان کی دائیں جانب نیزے چھری یا کسی اور دھار والی چیز سے ہلکا سا شگاف ڈالنا حتیٰ کہ اس کے کوہان پر خون کا داغ پڑ جائے۔

اشعار کی کیفیت یہ ہے کہ امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اونٹ کے کوہان کی بائیں جانب ہلکا سا شگاف ڈالا جائے جس سے اس کا خون بہہ جائے۔

امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اشعار کی تعریف یہ ہے کہ اونٹ کی دائیں جانب نیزے یا چھری سے کوہان کے نیچے معمولی سا شگاف ڈالا جائے جس سے اس کا خون بہہ جائے اور یہ چیز اس کی نشانی ہو جائے کہ وہ قربانی کا اونٹ ہے۔

باب 111 (تقلید الغنم)

بکری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب ائمہ :-

(1) بعض فقہاء کے نزدیک بکری کو ہار ڈالنا جائز ہے، امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے۔

(2) امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک بکری کو ہار نہیں ڈالا جائے گا۔